

مقالہ نمبر ۱۲

توسل و استغاثہ بغیر اللہ
اور
غیر مقلدین کا مذہب

از

جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری

مفتی دارالعلوم مدنیہ

Difa e Ahnaf Library
App



الحمد لله الذي عنا بالاحسان واسبع علينا الانعام امرنا باستغناء
الوسيلة والعبادات وبالتجنب عن الشرك والاتهام وصى الله تعالى وسلم
على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه هداة الانام ومصايح الظلام وبعد !

تہمید

آج دنیا کے حالات یہ ہیں کہ پوری قوت کے ساتھ سازشوں کا چال بچھا کر
مذہب اسلام کو بین الاقوامی مجرم قرار دینے کی مساعی کی جارہی ہیں اسلام دشمن طاقتیں
چاروں طرف سے چہ بندی کر کے اپنی اپنی قوموں کا رخ اسی مجرم کی طرف کر رہی ہیں جبکہ
جبکہ کٹ گھڑتایا جا رہا ہے کہ جس میں اس شیر (مذہب اسلام) کو قید کیا جائے داسم ہر رنگ
زمین بچھانے کی ہر ملک میں کوششیں کی جارہی ہیں ملک کا بگل بچ گیا ہے اور سرورہ جنگوں کا
آغاز ہو چکا ہے۔

یہ ہیں دنیا کے مختصر حالات کہ جن سے مذہب اسلام دوچار ہے۔ ان خطرناک
حالات میں نام نہاد اہل جدیدیت سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت یا عقل و فہم سے دوری کے
باعث اسلامی عقو کے مخالفین پر گولیاں چلانے اور بھڑکھوٹے میں مصروف ہیں اپنے
موجودات فاسدہ کی بنیاد پر کافر و مشرک قرار دے کر ان کے کیلئے چھٹی کرنے کے لئے
گھات لگائے بیٹھے ہیں۔

اصول تکفیر

۱۔ اصول تکفیر کا ان بے چاروں کو علم ہے نہ حدود اختلاف کے ضوابط سے کوئی
سراکار۔ بس تکفیر کے تقریری جے بیٹھے ہیں جن مسائل میں زمانہ غیر اقرہوں سے اختلاف

چلا آتا ہے اور وہ اختلاف درحقیقت امت کے حق میں بڑی خیر کا باعث ہے بلکہ اہل حق کے مابین یہ اختلاف ایک وجہ میں ضروری بھی ہے ان مسائل میں ایک جانب کو قطعی طور پر سمجھ کر دوسری جانب کو تحقیقی انداز پر غلط قرار دے دینا قیامت تک ممکن نہیں ایسے مسائل کو بھی دو میان ٹکڑا کر باطل حدیث، منہ ہاد اہل حدیث، بخیر یا کھا زہ دتائے ہوئے ہیں بلکہ علماء مختلفہ کے حقائق کو کفر کشید کرنے میں کسی تحقیق کی بھی ضرورت نہیں سمجھتے گویا کفر و شرک تقسیم کرنے میں خدائی پنہا دی بنے بیٹھے ہیں۔ کون مخلص مسلمان ہے کون مشرک؟ اس کا فیصلہ اپنے رہنماؤں کو ہی دیکھ کر کر لیتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

الدیوبندیہ

چنانچہ چند سال قبل ادارہ دارالکتاب والسنتہ راہ لپنڈی (پاکستان) سے ایک کتاب عربی زبان میں (الدیوبندیہ) غیر مقلدین نے شائع کی جو نہایت اعلیٰ معیار پر چھپائی گئی لاکھوں روپے اس کی طباعت پر پانی کی طرح بہا دیئے گئے اہل حق علماء کرام کو بزدلی کا فرد و شرک قرار دینے کے جذبہ کے تحت اس کی اشاعت برساتی کیزوں کی طرح کی گئی۔

حقیقی اہل سنت والجماعت، قرآن وحدیث کے سچے خدام اہل حق و اکابر علماء دین و مہتمم اللہ نیز ان کے متبعین کے حقائق بلا دلیل شرعی کا فرد و شرک کی پھارت لگانے میں اللہ یوبندیہ کے معصوم اور ان کے ہم نوا محقق نہیں بلکہ حرمین شریفین زادعسا اللہ شرفاً و کرامت سے چراگلائی ہوئی لکھور (حسام الحرمین، تعجب اہل السنۃ) چلانے والوں کے اندھے مقلد ہیں۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

الدیوبندیہ کی تردید تو عربی اور اردو میں شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی لیکن ایک بات عرض ہے اور وہ یہ کہ مظہر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے نام ہی سے کون تاوانف ہے، مسلم حکومتوں کو بیدار کرنے اور ان کو ان کے مذہبی فرائض

یاد دلانے میں اس سرور و پیش نے عالم اسلامی کی جو بادیہ پیمائی کی ہے، جو شریعت اسلامی و مذہب اسلامی سے لبریز کتابیں لکھ کر ایشیاء و یورپ کو جس میں اللہ اسے بخشجوڑا ہے چپہ چپہ پر اس کے نقوش اور اثرات آج بھی موجود ہیں اس عقیم المرتبت اور بے مثال شخصیت کے حلقہ الدیوبندیہ ۱۳۳۲ھ میں نکلا ہے۔

فقہ الدین ہادی کے الفاظ ہیں۔

قد أخبرني الشافعي ان عليا ابن الحسن سمرقاني قال يحضر في مسجد
المنى ليلة مستقبلا الحجرة الشريفة في غابة الخسوع لا يتكلم سائرين
اكثر فاستعمرت هذا الامر وفهمت انه استعجاب و لم اكن اعلم ان هذا شائع
عندهم في طريقهم في ان كشف محمد اسلم فهذا شرك بالله تعالى
قال الشيخ (ابن تيمية) من اتخذ وسائط بين العبد و بين ربه كفر اجماعا.

اس عبارت میں دلیل و تفسیر ملاحظہ کیجئے!

مسجد نبوی میں حجرہ شریفہ کی جانب رخ کر کے فطوح کے ساتھ بیٹھ جانے کی خبر
سن کر کفر و شرک کا الزام عائد کر دیا اور ان جیسے دھڑلے کی تھلید کرتے ہوئے اس پر
اطمینان بھی کر لیا حالانکہ حجرہ مقدسہ کے سامنے باب کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے اور
بکھڑکی سے بات نہ کرنے پر استدلال و معروضہ کا حکم لگا دینا بڑی جہالت و بے لگھی ہے بلکہ
پھر اس سے کفر و شرک کا کشیدہ کر لینا بظاہر الفاسد علی الفاسد کے قبیل سے ہے اور
ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول بالکل بے گل ہے۔

”الدیوبندیہ“ کی تصنیف و اشاعت کے وقت بلکہ بعد تک حضرت مولانا
سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ زندہ و سلامت دنیا میں موجود تھے انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ
بالشاذ و انطوائت کر کے پہلے صاحب قلم سے تحقیق کرتے مگر براہ راست تحقیق کے بغیر
صرف روایت پر اعتماد کر کے اپنے گھروں میں بیٹھ کر حضرت مولانا علی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ
پر کفر و شرک اختیار کر لینے کی فرد و جرم عائد کر دینا یا انت و امانت کے کس ذمہ و عسۃ ہے
پھر اپنی اس لاعلمت (بیگانہ تعلیم) کو دنیا بھر میں پھیلانا کس جہالت کی عکاسی کرتا ہے۔

نیز بے گنہ گار: اے کفر و شرک! جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا پاداشی گروہوں میں
 لگا لیا کسی دوسرے کے شرک کا ارتکاب ہے ان امور پر "الدیوب مندبہ" کے مصنف اور ان
 کے ہم خیال لوگوں کو اپنے گروہوں میں متداخل کر سونے کی ضرورت ہے۔
 بھلے مانسوا!

کفر و شرک کشیدہ کرتے ہوئے سہارے دلوں میں ڈرا سا بھی خوفِ خدا نہیں رہا کیا
 تمہیں نہیں معلوم کہ یہ وہی سولانا جو اس علیؑ کی عدوی درماتہ ہیں کہ جن کو فیصلہ ایوارڈ دیے
 جانے کا ملان ہوا جو دنیا کا سب سے بڑا انعام سمجھا جاتا ہے تو انہوں نے کس شانِ استقامت
 سے رد کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"یہ ظہیرِ قم ان اسلامی اداروں کو دید کہ جو دین کا کام کر رہے ہیں مجھے اس کی
 ضرورت نہیں مجھ کو تو اپنی تعمیرانہ زندگی ہی مزید ہے۔"

کاش! تم بھی حضرت سولانا علیؑ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے
 اور ہر چہ جتنے سوچ کی پوجا کرنے سے اپنے آپ کو بچاتے، مسلمانوں بلکہ علماءِ اعلام کو
 کافر و شرک قرار دینے کے بجائے اپنے دین و ایمان کے بچانے کی فکر کرتے، مسئلہ
 صالحین صحابہؓ، ائمہؑ اور حضراتِ ائمہؑ نے اس سلسلہ میں احتیاط سے کام لینے کی
 جو ہدایات فرمائی ہیں ان کو تم لوگ ملحوظ رکھتے۔

شرعِ شفاء میں ہے۔

ادھال کفر فی سبیلہ الاسلامیہ لواءہ راج مسلم علیہا عظیم فی الدین حلالہ منہج (۱)
 (توضیح: کسی کافر شخص کو ملتِ اسلامیہ کے افراد میں داخل کرنا مسلمان کو اسلام سے
 خارج سمجھا گیا) یہ دونوں چیزیں بہت زیادہ اہم ہیں۔

اس کے برخلاف مسلمانوں میں اس وقت مدنی اثرات و تقویٰ کا ظہور ہے ایک طبقہ
 نے تو تکفیر بازی ہی کو مشغول بنالیا ہے، معمولی سی خلافِ شرع بلکہ خلافِ طبع کوئی بات
 جہاں اپنے مخالف سے سرزد ہوئی اور اس طبقہ نے جھٹ کفر کا فتویٰ لگا دیا اور کوئی باعد نہ
 ملے تو سنی سنی روایتوں پر ہی گھروں میں بیٹھے بیٹھے مسلمانوں اور جو بڑے علماء کرام

کو ایمان اور اسلام سے خارج ہونے کے نوٹس دیئے۔

اس کے بالقابل دوسری جماعت ہے کہ جس کے نزدیک ہر وہ شخص بہر صورت مسلمان ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے خواہ وہ دین کے صریح امور کا انکار کرے اور مجتہدین رحمہم اللہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گمراہ بتا دے اور چاہے احکام اسلام کا سرے سے انکار ہی کر دے مگر اس جماعت کے نزدیک بہر حال وہ مسلمان ہی رہے گا دوسرے مذاہب کی مثل اسلام کو کھنڈ ایک قوی لقب سمجھتے ہیں، کہ مقلد و نظریات کچھ بھی رکھے اقوال و اعمال میں ہر طرح آزاد رہے، ضروریات دین کا سکر ہو جائے مگر اس کے مسلمان ہونے پر آٹھ نہیں آتی۔

حالانکہ کتاب و سنت اس کی ردی اور افراط و تفریط کے دونوں پہلوؤں سے سخت بےزار ہیں۔

دعاء میں توسل

تفکر تنبیہ کے بعد عرض ہے کہ جن گئے چنے مسائل میں غیر مقلدین نے تفصیل، تحقیق بلکہ تحفیر کا بازار گرم رکھا ہے ان میں سے توسل بھی ہے حقیقت یہ ہے کہ یا تو انہوں نے توسل کے تمام پہلوؤں کا حکم سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی یا پھر جان بوجھ کر دھم دھمکس سے کام لیا۔

سمجھنا چاہئے کہ توسل خواہ اپنے یا غیر کے اعمال صالحہ سے ہو خواہ انجوبین حضرات کی ذوات مبارک سے ہو اور چاہے وہ احیاء ہوں یا اموات بلاشبہ درست ہے کیونکہ ان سب صورتوں میں صریح و مقصود اللہ پاک کی رحمت کے ساتھ توسل کے علاوہ کچھ نہیں۔

حقیقت توسل

التوسل لغة التوسط ... والتوسل كل ما هو يتوسل الى المقصود

(توجہ) توسل کے معنی قریب ہونا اور وسیلہ ہر وہ چیز جو مقصود تک پہنچانے

کلازمیں بن جائے۔

توسلہ کی صورتیں

(۱) اپنے اعمال صالحہ سے توسل۔

اس کا حکم یہ ہے کہ یہ بالا جماع جائز ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم آدی تمہیں پہلے جہاد ہے تھے اچانک بارش شروع ہو گئی تھیں نے پہاڑ کی عمار میں داخل ہو کر پناہ لی وہ اندر ہی تھے کہ ایک بھاری چٹان لڑھکی اور عمار کا منہ اس طرح بند ہو گیا کہ باہر نکلنے کا راستہ بالکل مسدود ہو گیا ان تھیں نے آئیں میں کہا کہ اپنے اپنے ایک اعمال کو یاد کرو کہ جن کو خالص اللہ پاک کی رضا ہی کیلئے کئے ہوں پھر ان اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور فرما دے ان میں سے ایک نے دعا مانگی۔

یا اللہ! میرے بڑے ماں باپ اور کچھ چھوٹے چھوٹے بچے تھے کہ جن کا ان تھوڑے سے عرصہ تھا (میرا معمول تھا کہ) جب میں شام کو لوٹ کر ان کے پاس آتا تو دودھ دودھ کر بچوں سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا (ایک دن ایسا ہوا) میں چارے کی تلاش میں دور نکل گیا اور رات کو بہت تاخیر سے گھر پہنچا دیکھا کہ ماں باپ سوئے ہوئے ہیں میں نے حسب معمول دودھ دودھا اور پیالہ لے کر والدین کے سر ہانے کھڑا ہو گیا میں نے (ادب و احترام کی وجہ سے) انھیں ان کو مناسب سمجھا اور بچوں کو ان سے پہلے دودھ پلاتا مگر انہیں کچھ کچھ میرے قدموں سے چٹ کر چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ یا اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میرا یہ عمل صرف آپ کی رضا جوئی کے لئے تھا تو روشن دان کھول دیجئے کہ ہم آسمان کو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے عمار کا منہ توڑا اس کا کھول دیا کہ آسمان ان لوگوں کو نظر آنے لگا۔

پھر دوسرے شخص نے دعا مانگتے ہوئے کہا یا اللہ! میری ایک بیچازاد بہن تھی مرد و عورت جنہی محبت کر سکتے ہیں مجھے اس سے اتنی ہی محبت تھی ایک مرتبہ میں نے اس کو بدکاری پر آمادہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ پہلے سو دینار لے کر آ۔ میں نے

محنت اور کوشش سے سود چار جمع کئے اور ان کو لے کر اس سے ملاقات کی پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے سچ میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ کے بندہ اللہ سے ڈر اور میری پاکدامنی کو محفوظ رہنے دے، میں فوراً اس کو چھوڑ کر الگ ہٹ گیا یا اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ میرا یہ عمل خالص آپ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا تو اس عار کے منہ میں تھوڑی اور کٹھن لگی فرما اللہ تعالیٰ نے چہان اور بنا کر حرج کٹھا دی فرمادی۔

تیسرے شخص نے اپنی دعا میں کہا یا اللہ! میں نے ایک مزدور سے ایک فرق (۱) (دس کلہاڑیاں) چاول اجرت ملے کر کے کام کر لیا تھا جب اس نے اپنا کام پورا کر دیا اور کہا کہ مجھ کو میرا حق دو تو میں نے اس کے سامنے اس کا حق (ملے شدہ مقدار چاول) پیش کر دیا لیکن وہ چھوڑ کر اور منہ پھیر کر چلا گیا میں براہِ ان چاولوں کو برائے ہاتھ کر میں نے اس کی قیمت سے ایک گائے اور چرواہا بیع کر لئے (بعد ایک زمانہ کے وہ مزدور) پھر میرے پاس آیا اور آ کر کہا کہ اللہ سے شکر اور مجھ پر عظم نہ کر بلکہ مجھ کو میرا حق دیدے، میں نے کہا جاؤ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ اس نے (مقررہ اجرت ہے بہت زیادہ دیکھ کر) کہا میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کروں ہاں وہ مزدور گائے اور چرواہے کو لے کر چلا گیا۔ یا اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ میرا یہ عمل صرف آپ ہی کو رخصی کرنے کے لئے تھا تو ماذکار نہ کھول دیجئے چنانچہ وہ چنانکہ عدا کے منہ سے ہٹ گئی۔ (۲)

جائز بلکہ نہایت مستحسن عمل ہے مہدی غیر المقلدان سے امت کے اکابر و اعظم اور ان کے شیعین کا مکمل سلسلہ اس توسل پر چلا آتا ہے جس کے بے شمار مظاہر ہیں۔

تیسری صورت

مقبول بندوں کا توسل

اس کی حقیقت یہ ہے کہ توسل اختیار کرنے والا گویا یہ کہتا ہے کہ یا اللہ میں اپنے حسن عمل کے اعتبار سے آپ کے دربار عالی میں فلاں بزرگ کو مقبول سمجھتا ہوں اور مقبولین سے محبت رکھنا افضل الاعمال میں سے ہے حدیث شریف میں ہے۔

المرامع من الحیث (۱)

پس میرا تو کوئی عمل ایسا نہیں کہ تیسری بارگاہ میں پیش کر سکوں البتہ آپ کا فلاں مقبول بندہ آپ کی خصوصی رحمت کا مورد ہے اور مورد رحمت سے محبت رکھنا جاہلہ رحمت (رحمت کو سمجھنے والا ہے) اس محبت و تعلق کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری دعاؤں قبول فرما لیجئے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس وسیلہ کے منکر نہیں بلکہ ثابت ماننے والوں میں سے ہیں جیسا کہ مختصر یہ ہم بیان کریں گے۔

اسی مضمون کو مختصر کر کے دعا کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ یا اللہ فلاں بزرگ کے وسیلہ سے ہماری دعا قبول فرما۔

اس قسم کے توسل میں عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں بلکہ تو اضع و مہدیت کی شان زیادہ سچی ہے کہ آدمی کی نظر بجائے اپنے اعمال صالحہ کے مقبولان الہی کی محبت کو وسیلہ بنانے پر ہوتی ہے توسل کی یہ صورت صحیح ہے اور اکابر دین سے محفل بلکہ محمول میں داخل ہی ہے۔ مگر اس قسم میں دو باتیں بہر حال قابل لحاظ ہیں۔

(الف) یہ عقیدہ ہرگز نہ دکھا جائے کہ توسل اختیار کئے بغیر دعا کی جائے تو اللہ

(۱) بہار صغیر، ص ۱۸۱ (۲) مناقب مرثیہ ص ۱۸۱ (۳) اسلم (۴) ابن تیمیہ ص ۱۸۱

تعالیٰ اس کو مستغنی نہیں ہے۔

(ب) اور نہ یہ عقیدہ ہو کہ وسیلہ کے ساتھ جو دعاء کی جائے اس کو اللہ تعالیٰ لازماً قبول کرتا ہے۔

صرف اتنا سمجھنا چاہئے کہ مقبول بندوں سے وسیلہ طفیل کے ساتھ جو دعاء کی جائیگی اس کی قبولیت کی امید زیادہ ہے اسی مسئلہ کو فقہاء کرام اس انداز میں تحریر فرماتے ہیں۔

وبكره ان يقول في دعائه بحق فلان او بحق انبيائك ورسلك لانه لاحق للمخلوق على الخلق. هداية ص ٤٥٥ ج ٣، (كتاب التوسل)
(توجہ) دعاء میں یہ کہنا ”بحق فلان وبحق انبيائك ورسلك“ مجھے غلط چھوٹا فرمایا کر رہا ہے کیونکہ مخلوق کا کوئی حق خالق کے ذمہ نہیں ہے۔

اس جیسی عبادات کا حاصل بھی یہی ہے کہ اگر یہ عقیدہ رکھ کر توسل اختیار کرتے ہوئے دعاء کی جائے کہ یہ دعاء ضرور قبول ہوگی تو یہ توسل جائز نہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے بغیر شخص (یعنی التوسل) کبھی تو جائز بلکہ بہتر ہے۔ (۱)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ارشاد

نعم لو سأل الله بيمينه بمحمد صلى الله عليه وسلم وصحبه له وطاعته له واتباعه له لكان قد سأل به سبب عظيم يقتضي اجابة الدعاء بل هذا اعظم الاسباب والوسائل (۲)

(توجہ) محمد پیغمبر پر ایمان اور آپ پیغمبر کی محبت و اطاعت نیز اتباع کے وسیلہ سے اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے تو وہ شخص ایسا بڑا وسیلہ اختیار کرتا ہے کہ جو دعاء کی

(۱) بزرگوار فرماتا ہے: دعائه بمعن رسلك وانبائك واوليائك ثم بحق فيست لانه لاحق للمخلق على الخلق تعالى له من محظرو وفي غيره الدعاء ان رد المحظور قد يقال انه لاحق لهم وحرى على الله تعالى انكر الله سبحانه: تعالى جعل لهم حقا من فضله لو لم يرد بالحق الحرمة والفضلة يكون من باب التوسل وقد قال الله تعالى: واتقوا فيه التوسلة وقد تضمن اغلب الدعاء التوسل على ما في المحقق ص ۵۶ - ۵۶۱ (من كتاب المحظور والاباحات)

(۲) علامہ حلی نے التوسل ووسیلہ لایمن نیمتہ ص ۵۶

قبولیت کا مستقاضی ہے بلکہ تمام دلیلوں سے بڑھ کر یہ دلیل ہے۔

پس اگر کوئی شخص ایمان، محبت، اطاعت، اجراع کو ذکر کئے بغیر اعتقاد کرتے ہوئے دعا میں یہ کہے کہ یا اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے میری دعا قبول فرما۔ اور دعا مانگنے والے کا قصد و ارادہ اسی تحصیل کا ہو جو ملا سائیں جیسے مراد اللہ نے کی ہے تو اس توسل اور وسیلے کے جواز میں بلاشبہ کچھ اشکال نہیں بلکہ توسل کی پہلی صورت کے مقابلہ میں یہ صورت افضل و بہتر ہے کیونکہ اپنے عمل صالح میں تو شاید عجب کا خطرہ ہے گورہ خفیف درجہ ہی میں ہو جو صاحب عمل کو بھی بعض مرتبہ محسوس نہیں ہوتا یہ خلاف حُب نبی، حُب صحابہ، حُب اولیاء کے کہ یہ القرب الی القواضیع ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔

ذوات کا توسل

پہلی روایت: عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہیں کہ ایک نابینا شخص حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو عافیت دے (آنکھ میں روشنی عطا فرما دے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو (آنکھوں میں روشنی نہ ہونے پر) میرا سر کر اور تیرا سر کر لیٹا بہتر ہے اس نے کہا کہ دعا ہی فرما دیجئے آپ ﷺ نے اس کو غم دیا کہ ابھی طرح وضو کر اور دو رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگو۔ اے اللہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور (محمد ﷺ کے) وسیلے سے آپ کی طرف توجہ ہوتا ہوں آپ کے نبی کے جو نبی رحمت ہیں۔

(اور پھر وہ نابینا شخص حضرت نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے کہتا ہے) اے محمد (ﷺ) میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس دعا کے ساتھ اپنے رب کی طرف توجہ ہوا ہوں تاکہ میری دعا قبول ہو سکے اے اللہ! آپ ﷺ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ (۱)
اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس طرح اعمال صالحہ سے توسل درست ہے اسی طرح دوسرے سے دعا مانگی درخواست کرنا بھی صحیح ہے نیز اسی طرح مقبول بندہ کی ذات کا توسل بھی بلاشبہ جائز ہے۔

(۱) ابن ماجہ فی صلوٰۃ الحاجۃ ص ۱۰۰۔ ل فی مزی خطا حدیث حسن صحیح غریب (۲)
کتاب الدعاء حسن فی مزی

حاکم نے اس قصہ کا بیجا پراکتا اور اضافہ کیا ہے کہ وہ کھڑا ہو گیا اور بیٹا ہو گیا (آنکھوں میں روشنی آگئی) (۱)

دوسری روایت: طبرانی نے کبیر میں عثمان ابن حنیف (جن کا ذکر پہلی روایت میں گذرا) سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص (مخالف کے زمانہ میں) حضرت عثمان ابن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام سے جاتا تھا مگر وہ اس کی طرف التفات و توجہ نہ فرماتے تھے اس شخص نے عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا کہ تو وضو کر کے مسجد میں جا اور وہی دعا جو تامل والی چیز پہلی روایت میں گذری سکھا کر کہا کہ اس کو پڑھ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس کے بعد وہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے اس کی بہت تعظیم و تکریم کی اور اس کو جو کام مورد پیش تھا وہ پورا کر دیا (۲)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت سید الاولین و الاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے توسل اختیار کرنا درست ہے۔

تیسری روایت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب قتلہ پڑا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہادش کی دعا کرتے ہوئے فرماتے کہ اللہ ہم آپ کے دربار میں اپنے نبی کے توسل سے دعا کرتے تھے آپ ہم کو ہادش دعا فرماتے تھے اب ہم اپنے نبی کے چچا کا توسل اختیار کرتے ہیں سو ہم پر ہادش برسا دیجئے چنانچہ ہادش ہوئی مگر۔ (۳)

اس حدیث شریف سے کئی مضمون ثابت ہوئے اول یہ کہ غیری کے ساتھ بھی توسل جائز ہے جب کہ اس کو نبی کے ساتھ قربت دے یا مستحق یہ حاصل ہوا کہ چہ صورت یہ توسل

(۱) دعاء بعد الدعاء علیہ السلام و اللہ اعلم ص ۳۶۲، ۳۶۱، ۳۶۰، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۵۷، ۳۵۶، ۳۵۵، ۳۵۴، ۳۵۳، ۳۵۲، ۳۵۱، ۳۵۰، ۳۴۹، ۳۴۸، ۳۴۷، ۳۴۶، ۳۴۵، ۳۴۴، ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۷، ۳۳۶، ۳۳۵، ۳۳۴، ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱

غیرنی کے ساتھ ہے مگر حیض و سق بالواسطہ بیگم توسل بالنی بھی ہے۔
دوسرا انہوں نے حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ توسل زندہ بزرگوں سے بھی درست ہے۔

ضروری تنبیہ

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے مثل مبارک سے بعض حضرات نے یہ سمجھا ہے کہ توسل زندہ بزرگوں کے ساتھ خاص ہے اور جو حضرات دنیا سے تشریف لے گئے ان سے توسل اختیار کرنا جائز نہیں حالانکہ ان کا یہ سمجھنا بالکل غلط ہے البتہ بہت سے بہت یہ کہا جاسکتا ہے وفات پا جانے والے متبولین حضرات کے ساتھ توسل اختیار کرنے کا کیا حکم؟ بخاری شریف کی یہ حدیث اس سے ساکت (خاموش) ہے۔

دوسری روایت کے تحت ابھی گزرا ہے کہ جس میں حضرت نبی اکرم ﷺ سے بعد وفات ہی توسل اختیار کرنے کی تلقین ہے اور اس پر حضرات مصلیٰ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی سے بغیر متقول نہیں اس لئے اس کے جواز میں اجماع کی شان پیدا ہوگئی پس یہ روایت مطلق اور بخاری شریف والی حدیث ساکت ہے اور مطلق کو ساکت پر ترجیح ہونا بالکل ظاہر ہے۔

بخاری شریف کی حدیث بالا سے استدلال کرتے ہوئے جو حضرات توسل کو زندہ کے ساتھ جائز اور وفات پانے والے بزرگ سے شرک قرار دیتے ہیں ان سے عرض ہے کہ اگر تمہارے بالمقابل کوئی شخص حضرت محمد رضی اللہ عنہ والی حدیث شریف کو بد نظر رکھتے ہوئے متخصیص کا قائل ہو جائے اور دعویٰ کے کہ صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل جائز ہے ان کے علاوہ کسی زندہ بزرگ سے بھی جائز نہیں تیسرا شخص مکرنا ہو کہ اور تخصیص پیدا کر دے کہ صرف عیسیٰ طیب زادہ اللہ شرفاً و کرامۃ میں توسل اختیار کرنا جائز ہے دیگر مقامات پر ہرگز جائز نہیں بلکہ کفر ہے۔

پانچواں شخص ایک اور قید بڑھاوے کہ صرف حضرت محمد رضی اللہ عنہ کو توسل اختیار کرنا جائز تھا کسی اور کو ہرگز جائز نہیں اور یہ سب لوگ حدیث بخاری سے استدلال کریں تو جو

جواب ان سب تخصیصات (بلا دلیل) کا دیا جائے وہی جواب ہماری طرف سے عدم تخصیص بلا حیا کا بھی کچھ نہیں۔

اشکال اور جواب

اشکال: کسی شخص کو یہ ماسیانا اشکال ہو سکتا ہے کہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کو کیوں اختیار فرمایا تھا؟

جواب: جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ بعد وفات حضور نبی کریم ﷺ سے توسل کو حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے ناجائز کچھ کر لیا یہ گز نہیں کیا بلکہ اس کی چند توجہات ہیں۔

(الف) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کے ساتھ ان سے دعا کرنا بھی مقصود ہو یعنی جس طرح نبی ﷺ کے دنیا میں تشریف فرما ہونے کے بعد مبارک میں توسل کے ساتھ دعا کرتے تھے وہی صورت اب اختیار کرتے ہیں۔

(ب) اس پر حسیہ مقصود ہو کہ غیر انبیاء علیہم السلام یعنی صلحاء و اولیاء سے بھی توسل درست ہے۔

(ج) اپنے عمل سے بتانا چاہتے ہوں کہ توسل بالنبی کی دو صورتیں ہیں ایک توسل بذاتہ ﷺ دوسری توسل بقرابہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(د) حدیث شریف میں ہے کہ جب دور سے صلوة و سلام پڑھا جائے تو فرشتے قبر اطہر میں پہنچاتے ہیں اور فرشتوں کے پہنچانے میں نہ لواء المات میں کوتاہی ہوتی ہے نہ غفلت و سہان کا خطرہ ہے مگر اس کے باوجود انسانی وسائے کا اہتمام کیا جاتا ہے کیونکہ فطرت انسانی ہے کہ متفرق و موجرہ شخص پر دل کو اطمینان بعض حالات میں زیادہ ہوتا ہے لیکن ہے اس امر طبیکی کی رعایت میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توسل اختیار فرمایا ہو۔ وغیرہ۔

بعثت سے قبل وسیلہ

ولما جاء هم كتاب من عند الله مصدق لما معهم و كانوا من قبل يستغفون على الذين كفروا (سورۃ البقرہ پ ۱)

اس آیت شریفہ کی تفسیر میں مشہور مفسر علامہ سید آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت جو قرآن و حدیث و تفسیر (قبائل یہود) کے تعلق نازل ہوئی ہے یکہ وہ لوگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے قبل اوس و خزرج (قبائل شرکین) کے مقابلہ میں جنگ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے اور وہ یہودی توسل کا یہ طریقہ اختیار کرتے تھے کہ تو ریت کھول کر جہاں جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف آوری کی پیشین گوئیاں تھیں وہاں وہاں اپنے ہاتھوں کو رکھ کر دعا کرتے تھے۔ اللهم انا نستطک بحق نبیک الذی وعدنا ان تبعہ فی آخر الزمان ان تنصرنا لیوم علی عدونا فینصرون ۱ (۱)

چنانچہ یہودیوں کی یہ دعا، آپ ﷺ کے ساتھ توسل کی برکت سے قبول ہوتی اور وہ قانع و کامیاب ہوتے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا توسل

حدیث شریفہ میں ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (صورۃ) خطا سرزد ہو گئی تو انہوں نے سر مبارک عرش کی طرف اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ یا اللہ! میں درخواست کرتا ہوں کہ بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (غائب کی پستی سے) اٹھا لیجئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون؟ عرض کیا اے یا رب کت نام والے جب آپ نے مجھ کو پیدا فرمایا تھا تو میں نے آپ کے عرش کی جانب سر اٹھا کر دیکھا تھا تو اس میں لکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے جان لیا تھا کہ آپ کے نزدیک ان سے زیادہ قدر و منزلت والی شخصیت کوئی دوسری نہیں ہے آپ نے اپنے نام (۱) تفسیر روح البیان ص ۱۱۵ ج ۱۰

کے ساتھ جس کا نام لکھا ہے اللہ پاک نے فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں آخری نبی ہیں اور ان کی امت تمہاری نسل میں آخری امت ہوگی۔

اگر وہ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (۱) ان روایات سے معلوم ہوا کہ ولادت با سعادت سے قبل بھی آپ ﷺ کی ذات مقدسہ سے توسل اختیار کرنا جائز و مستحسن تھا۔

توسل بالفعل

ابو الجوزاء اس ابن عبد اللہ سے روایت ہے تو مدینہ میں سخت قسم کا قحط ہوا کہ کچھ حضرات نے ام المؤمنین حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں شکایت کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کو کچھ کر (سیدہ میں) اس کے مقابل ایک سوراخ کر دو کہ آسمان اور قبر شریف کے درمیان قلاب نہ رہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تو بہت زور کی بارش ہوئی۔ (۲)

اس فعل یعنی سوراخ کو کھولنے کا مطلب یہ ہے کہ حال توسل ہی تھا کہ یہ آپ کے نبی کی قبر ہے اس کے ساتھ جسہ نبوی کے متصل ہونے کی وجہ سے ہم اس کو حبر کہتے ہیں اور اس کا حبر کہ بھنا سو ب رحمت ہے پس اس کی برکت سے آپ ہم پر رحم فرما دیجئے۔

توسل بالشوب

اس سے آگے بڑھ کر حضرت نبی اکرم ﷺ کے پیروں تک سے توسل اختیار کرنے کی عادت شریفہ رہی ہے۔

چنانچہ حضرت اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے کہ انہوں نے ایک عیالسی کسر دانی حج لکھا جس کے دشمن کے گریبان تھے اور دونوں کناروں پر دشمن کا نیت لگا ہوا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ اس کو نہ بترن فرمایا کرتے تھے اور ہم اس کے ذریعہ سے

(۱) زیادہ صحابہ سہم الشاکم و صحیح المسند عن عمر بن الخطاب و عنی اللہ عنہ قال

قال رسول اللہ ﷺ لما غزوا آدم القبطیۃ لعل و غار فرعاء ۱۹ھ - ۲۰ھ (سنن الطبرانی فی

معجمہ ص ۴۱ - ۲)

مریضوں کے لئے (پانی میں زائل کر پھر نچوڑ کر پانی پیا کر) شفا حاصل کرتے ہیں۔ (۱)

بالوں سے توسل

علمان ابن عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ مجھے میرے گھراؤلوں نے پانی کا ایک پیالہ دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اس زمانہ کا دستور تھا کہ جب کسی کی آنکھ دکھتی یا ابو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پانی ایک برتن بھیجو وہ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک نکالتیں جن کو انہوں نے چاندی کی ذبیہ میں رکھ دیا تھا تھا اور ان بالوں کو برتن میں چھوڑ کر بلا دیتی تھیں پھر وہ شخص پانی پیا لیتا۔

علمان فرماتے ہیں کہ میں نے ذبیہ میں جھانک کر دیکھا تو مجھے چند سرخ ہاتھ نظر آئے (۲)

غیر مقلدین

آج کل غیر مقلدین سرے سے ہی وسیلہ ہی کا انکار کرتے ہیں ان کے یہاں اس مسئلہ میں جھگی جھگی ہے مگر قہر یہ ہے کہ ان صاحبانِ حُجُبِ الثانی کے مسلم پیشوا اور امام کاظمی شوکانی رحمہ اللہ کے نزدیک وسعت ہی وسعت نظر آتی ہے تاہل میں جو حدیث بخاری کے متعلق حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے وسیلہ کی تفصیل گزری ان حدیث پر امام شوکانی رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب کا تم کیا ہے باب الاستشفاء بذوی الصلاح اور حدیث کی شرح میں یہاں تک فرمایا۔ ويستفاد من قصة العباس استحباب الاستشفاع باهل الخير والصلاح واهل بيت النبوة۔

ترجمہ:- حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قصہ سے اہل خیر وصال اور خاندانِ نبوت کے حضرات توسل اختیار کرنے کا استحباب ثابت ہوا۔ (۳)

(۱) اردو مسلم صحابی لکھنؤ میں ۱۳۷۵ (کتاب اللہاس)

(۲) اردو لکھنؤ (مقلدہ پیشو) ص ۳۹۹

(۳) پیشو ۱۱۹۷، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴

نواب صاحب کا شرک

غیر مقلدین کے قریبی مسلم بھینٹا نواب صدیقی من خاں بھوپالی نے تو حدیٰ کر دی وہ تو وسیلہ ہی نہیں خردوں سے عدا مگہ رہے ہیں۔ نواب صاحب فرماتے ہیں۔

اشعار

ذمرہ رائی در آقا دار باب سخن	شیخ سنت مددے قاضی شوکاں مددے
پشچا ختم شدہ باز گرہن تھید	سنت خیر بشر حضرت قرآن مددے
گفت نواب غزل در صلب سنت تو	خوابہ دین حلقہ قبلہ پا کاں مددے (۱)

حق پوشی

غیر مقلدین کی حق پوشی لائق دید ہے ایک طرف تو وسیلہ ثابت کے اختیار کر لینے پر کفر و شرک کے نوٹس جاری کر کے صرف امام نہیں تبع سنت علماء کرام تک کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

دوسری طرف اسوات (خردوں) سے کھلی عدا مگہ کر شرک کرنے والوں کے حق میں نہ صرف منہ پیچے بیٹھے ہیں بلکہ ان کو اپنا امام بنا کر اندھی تھید میں بڑھے چلے جاتے ہیں۔ گڑ کھائی اور ٹنگٹوں سے پرہیز۔

خردوں سے عدا مگہ گئے پر شرک کا حکم ہے یا نہیں؟ اگر اس میں ان کو کسی عالم پر اعتماد تھا تو کم از کم اپنے ہی بھینٹا مولانا غلام صاحب امرتسری کی کتاب "اصل حدیث کا مذہب" ملاحظہ کر لیتے۔

اس کتاب کے ص ۱۹ پر دعائے اسوات کے شرک ہونے کی صراحت ہے۔

کسی نے جاکہ!

غیر کی آنکھوں کا جھک تھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا پائل ذرا شہتر بھی

(۱) الغیب سید کریمولہ، الغیب ص ۱۲۳ (مستقل نواب بھوپالی مطبوعہ ماہیہ ۱۳۹۹ھ)

عناد و تعصب

غیر مقلدین نے حق کو تو چھپایا ہی مگر ان کا ظلم اور نا انصافی بھی قابلِ مذہب ہے۔ ایک طرف تو مسجد نبوی میں رؤفہ مطہرہ کے قریب اصل حق علماء کے محض باادب بیٹھ جانے اور آنکھ بند کر لینے پر استمداد، کفر، شرک سب کچھ نظر آ گیا مگر دوسری طرف اپنے فرقہ کے مسلم بیٹھنا نواب بھوپالی صاحب کو نر دوں سے صاف صاف طلب کرتے اور اصل قبور کو ڈھائی دیتے ہوئے دیکھ کر نہ کانوں پر جوں بٹکتی ہے اور نہ ہی ان زعمہ دلوں کو یہ استمداد نظر آتی ہے اور نہ نواب اور ان کے مقلدین کا کھلا شرک دکھائی دیتا ہے۔

چند نہیں کرام! اس سے بڑھ کر کیا تعصب و عنادی مثال دنیا میں کوئی اور عجیب کی جا سکتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ رؤفہ مطہرہ کے قریب آنکھ بند کر کے بیٹھ جائیکو آج تک کسی محقق نے کفر و شرک قرار نہیں دیا لیکن نر دوں سے مدد طلب کرنا ان کو ڈھائی دینا یہ تو شرک ہے۔ پس مولانا ابوالحسن علی ندوی اور دیگر علماء اعظام کے قتل کی تو یہ تاویل کر سکتے تھے کہ معلوم نہیں آنکھ بند کر کے کیا پڑھتے ہوں گے؟ کچھ ضروری تو نہیں کہ استمداد ہی کرتے ہوں۔

لیکن نواب صاحب کا شعار مذکورہ پر تو علامہ ابن حبیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا وہ حوالہ (۱) جو تنبیہ میں گذرا ہے سنی صمد چسپاں ہوتا ہے لہذا حق و انصاف کا تقاضا تو یہی ہے کہ نواب صاحب اور ان کے مقلدین کو تو بہت پہلے ہی انکا مذکورہ دینا چاہئے تھا۔ لیکن۔۔۔ جلوسے بھی مناظر بھی ملت بھی مگر کیا ایذا آنکھوں پہ تپا یا تہذیبانوں پہ ہیں تالے۔ اگر محفل میں سلامتی ہوتی تو علماء و مجاہدین سے پہلے نواب صاحب کی طرف دستِ کرم بڑھاتے نواب صاحب اور انکے مقلدین کے حقوق بھی تو آخر ہذا۔ غیر مقلدین کا واجب ہیں۔

(۱) لعل الشیخ (امر نیبہ) ص ۱۵۵، سلفیہ ص ۱۵۵، میرزا محمد احمد علی (امام احمد) ص ۱۵۵، ص ۱۵۵

مولانا عبدالحی لکھنویؒ

نواب صدیق حسن خاں قزوینی ثم بھوپالی کی تضاویاتی اور ان کے عقیدہ شرک کا نقل فرما کر حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

”نواب صدیق حسن خاں کی یہ بات جڑی عجیب و غریب ہے کہ یہ شخص دعائے اسوات اور اعلیٰ قبور سے استمداد کو مباحعہ عیدہ سے شرک قرار دیتا ہے یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر شیخ اللہ کو اپنی تحریرات میں کفر گردانتا ہے۔

پس ایسے شخص کا کیا حال ہے (برا حال ہے) کہ جو غوث محمدانی اور رسول ربانی سے تو استمداد کو حرام اور شرک قرار دے مگر خود دعائے میت کرتے ہوئے شواکائی سے استمداد کرتا رہے..... اور اس (نواب صدیق حسن) کے والد ماجد مولانا سید ابوالاد حسن خاں قزوینی نے استمداد ابلا اسوات کے بدعت ہونے کے صراحت کی ہے“ (۱)

ایسے ہی موقع کے واسطے کسی نے کہا ہے۔

الجبھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دامن میں صبا آگیا

نواب صاحب اور ان کے ساتھ بیٹنے والوں کی گشتی شرک و بدعت کے سمندر میں ڈوب گئی کوئی ہے؟ جو جھکے کا سہارا دے کر ابھارا دے سکے۔

انصاف کا خون

تاخیر کرنا! آپ نے ملاحظہ فرمایا حق و انصاف کا خون کرنے میں کسی قدر راجح بیچ

(۱) بعداً عجیب صہ (صدیق حسن خاں قزوینی) کہانہ میں بحمل مداد الاموات والاستعداد ہنم من الشریعہ العبدہ شرکاً و بحمل تولیہ یا رسول اللہ و یا شیخ عبدالقادر شیعۃً للہ و بحمل الذل کفر۔ فمن الذی حرّم الاستعداد بالاموات المستطاع و الذی قر رسول الزمان و احمل الاستعداد الحسن کلہ۔

واللہ صرح والدہ قضاہ مولانا سید ابوالاد حسن خاں قزوینی ان الاستعداد بالاموات بدعتہ العبدہ
ایران میں امام علیؑ کی شہادت میں اسطیو جانواری لکھنوی

سے کام لیا گیا ایک طرف تو توسل ثابت ہر اس قدر پہنچا سدا رہا نہیں کہ ہندو پاک ہی میں نہیں سمجھتی۔ اور دوسرا اسلامی ملکوں میں بھی غلط دینی کر کے خفا کو زبردستی کرتے ہیں، تردید کرنے میں ہادی چنی کا زور صرف کرتے ہوئے ہوا میں لائیاں چلاتے ہیں۔

دوسری طرف مسلم پیشوا شرکیہ عقیدہ اختیار کرتے ہیں۔ ہم عصر ہ سے بڑے علماء (مولانا مبراہی لکھنوی) ان کو سب سے کہتے ہیں اس کے باوجود وہ اپنے عقیدہ شرک پر مصدق ہیں۔ اور اس سے نیچے تک کسی کے کان پر جوں نہیں دے سکتی۔

مگر غیر مقلدین صاحبوں کی ہر برادرہ مثل اپنے پیشواؤں کے عجیب و غریب ہے کہ شرکیہ عقیدہ اختیار کرنے والوں ہی کو اپنے دین و ایمان کی کشتی کا نا خدا بتاتے ہیں۔ کسی نے کچھ کہا ہے۔

جس نے دیکھے نہوں بھیرے طوفان کے

لے کڑا دے گا وہاں اسل کے پاس

اذا کان القرب دلیل قوم لا یسبہونہم طریق الہا کیا

ایرازا فی الواقع فی شفاء المی

نواب صدیقی حسن خاں نے دیگر مسائل میں بھی کہاں کہاں ٹھوکریں کھائی ہیں کن کن امور میں شیعوں کی تقلید کی ہے کس کس طرح زنج و حلال کو اختیار کیا ہے، حضرت مولانا مبراہی لکھنوی نے اپنی اس کتاب (ایرازا فی) میں دلیل اور عمدہ انداز پر تحریر فرمایا ہے اصل علم حضرات کو یہ کتاب ضرور ملاحظہ کرنی چاہئے۔

(۱) بعدا عصب منہ (صدیقی حسن خاں) کہتے ہیں بحکم نداء الاموات والاستشفاء بہم من المصابیح العبدہ شرکاً ویجعل قولہم یا رسول اللہ ویا نبی عند القبر شیعاً للہ ویموت بالکفر من الذی حرّم الاستشفاء بالعبوات المصلی والی الرسول فریضی واحال الاستشفاء بالشم کافی۔

وہ صریح واقعہ امجاد مولانا امجد مراد حسن خاں نے ان الاستشفاء بالاموات

ایرازا فی الواقع فی شفاء المی اسطیقاں اور میری تصنیف

۱۱۱

اگر غیر مطلقہ بن بھائی بھی بنظر انصاف اس کتاب کو دیکھ کر سمجھ لیں تو اپنی بہت
ہری پر نظر پڑے گا احساس انشا اللہ بیدار ہو جائے گا۔

افراط و تفریط

یہ امر بہر حال قائل لحاظ ہے کہ توسل قرینہ مقصودہ نہیں اور درود شریف قربت
مقصودہ ہے ہاں البتہ دونوں میں یہ امر قدر مشترک ہے کہ دونوں دعاء کے اقرب الی
اللا جاہ ہونے کے سبب ہیں جب کہ حدود شرعیہ کو محفوظ رکھا جائے مگر آج کل دیگر
مسائل کی طرح توسل کے مسئلہ میں بھی افراط و تفریط کا ظہور ہے ایک طبقہ کا حال یہ
ہے کہ جو وسیلہ ثابت بالکتاب والنت ہے اور قبیح سنت اکابر و اعلا علم کا معمول چلا آتا ہے
اس کا بھی سرے ہی سے انکار کرتا ہے۔

اس کے بالمتقابل دوسرا طبقہ ہے کہ جس نے وسیلہ کا مطلب یہ سمجھ رکھا ہے کہ دعاء
میں اللہ تعالیٰ کا نام تہنیکالے لیا جائے تو کافی ہے باقی اپنی سرادیں انبیاء، اولیاء و شہداء
انہ سے ہی مانگی جائیں حالانکہ یہ کھلا شرک ہے۔

اس طبقہ کے لوگ سمجھتے ہیں یا ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ ہم لوگوں کی تہور سائی اللہ تعالیٰ
تک نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ نے کل تصرفات نہیں، ولیوں اور شہداء حضرات کو سپرد
کر دیے ہیں وہ اپنی تہور میں سے ہی ہر شخص کی حاجت برآوری کرتے ہیں جس طرح
بادشاہ سب کام انجام نہیں دیتا بلکہ اپنے ماتحت کارندوں کو سپرد کر دیا ہے حالانکہ دنیاوی
بادشاہوں پر انعام الحاکمین ذوالجلال و البالین کو تیس کرنا بھی سر امر غلط ہے۔

غلط قیاس کی بنیاد

اصل یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو تو یہ صورت اس لئے اختیار کرنا پڑتی ہے کہ وہ
اس سے عاجز ہیں کہ ہر شخص کی فریاد کو خود سن سکیں اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ تمام انسان
جنات، حیوانات میں سے ایک ایک کی آواز، پکار، دعاء کو اس طرح سنتا ہے جیسا کہ تمام
خلوق کو یا کہ خاصوش ہے اور صرف ایک ہوتا ہے۔ اور اللہ پاک کامل تہج سے سنتا ہے بلکہ

اللہ تعالیٰ شانہ کی قدرت تو اس قدر ہے کہ اندھیری رات میں کالے پیراں پر چلنے والی بھوری چوٹی کے چلنے کی آواز بھی سنتا ہے، نیز دنیا کے بادشاہوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہر شخص ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ ہر شخص کی دگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے قرآن کریم اور احادیث مجھ سے یہ مضمون ثابت ہے۔
اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

فل من یدہ ملکوت کل شیء وہو بحیر ولا یحار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ (سورہ المؤمنین پ ۱۸)

آپ (ﷺ) سرگرمی سے معلوم کیجئے کہ وہ کون ذات ہے؟ کہ جس کے بغیر میں تمام چیزیں کا اختیار ہے اور وہ کون ہے کہ جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ اس طرح کا اختیار تو صرف اللہ ہی کو ہے۔

محمد بن نوری

فرد حضرت نبی اکرم ﷺ کا اس سلسلہ کا اس سلسلہ میں کیا عقیدہ تھا وہ بھی ملاحظہ کر لیجئے۔
”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھا آپ نے مجھ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے بڑے اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو، میری حفاظت کرے گا اور جو کچھ مانگتا ہو اللہ سے مانگ اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرو اور یقین کر لے کہ سواری دنیا اگر تجھے کوئی نفع یہ نہانے کے لئے اجتماعی کوشش کرے تو کچھ نفع نہیں دے گا چنانچہ سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور سواری دنیا تجھ کو نقصان پہنچانے پر جمع ہو جائے تو نہیں دے گا چنانچہ سوائے اس کے جو اللہ نے لکھ دیا ہے“ مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۳

شیخ المشائخ حضرت جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ان الحلق عجز عدم لاهلك ولا فقر ولا ضرر بلہم ولا نفع ولا ملک

عنہم اَلَا اِنَّهُ عَزِيزٌ حَلِيمٌ وَلَا فَتْرٌ غَيْرُهُ وَلَا مَعْطٰی وَلَا مَانِعٌ وَلَا اَضَارٌ وَلَا مُلْغٍ غَيْرُهُ وَلَا مَحْصٰی وَلَا مَبِیتٌ غَيْرُهُ (فتح الرحمن النسخ جلد اول ص ۱۰۸) (توجہ) بلاشبہ تمام مخلوق عاجز و کالعدم ہے نہ بلا کثرت اس کے قبضہ میں ہے نہ ملک نہ بالمداری نہ فقر۔ نہ نقصان اس کے ہاتھ میں ہے نہ نفع سوائے اللہ تعالیٰ کے، نہ کوئی حاکم ہے نہ کار و نہ اس کے سوا کوئی دینے والا ہے نہ دو کئے والا نہ کوئی نقصان دہ نہ بچا سکتا ہے نہ نفع ناس کے سوا کوئی ارتداد کی بخش سکتا ہے نہ ہی موت دینے والا ہے۔

تفسیر

غیر اللہ سے مدد طلب کرنے میں یہ تقریر ان امور میں ہے کہ جو مخلوقات کی قدرت و اختیار سے خارج ہیں مثلاً اولاد کی دعا، طلب پارٹی کی درخواست، طلب ہدایت وغیرہ۔ باقی رہے وہ امور عادیہ کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے تعاون اور ہاتھ بٹانے کے اختیارات مخلوق کو سپرد کر دیے ہیں ایسے امور میں ایک دوسرے سے تعاون طلب کرنا درست ہے مثلاً کوئی کہے کہ کل سے پانی نکال کر پلاں ۱۱۔ بازار سے گلاس چیز لے آئے یہ چیز یہاں سے اٹھا کر وہاں رکھ دو وغیرہ۔

حاصل یہ کہ ایسے امور عادیہ مذکورہ خصوص اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصریح میں مراد نہیں ہیں۔ پس ایسا وسیلہ اختیار کرنا کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا نام تو محض تحریک لیا جائے اور دعا چھپتے بزرگوں سے کی جائے اور عقیدہ یہ رکھا جائے کہ تمام تصرفات کے مالک و مکار و متحمل بدلہ (نمی، دلی، امام شہید و فیہو) ہیں، یہ شرک ہے ایسا وسیلہ برگزینہ اختیار کیا جائے کہ جو شرک یا منہضی الی الشرک ہے۔

ہاں دعا، جس میں اللہ تعالیٰ کے سامنے انتخابی بجز وہ کسی خصوص و تامل کا مظاہرہ ہو اور کسی بزرگ کا وسیلہ اختیار کر لیا جائے تو یہ اقرب الی التواضع اور الی التواضع الی التواضع ہے جیسا کہ تحصیل سے لکھا گیا اللہ پاک امت کو دعا و اعتدال پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والحمد لله لولا و آخر اظهر او باطنا والصلوة والسلام علی رسولہ محمد بن عبد اللہ الصمصمی و آلہ الصحبہ و صحابہ و التابعہ و من سلك مسلكہم غیر الفہدی
فتاویٰ محمود حسن خاں بلوچ شہری دارالعلوم دہلی ۱۰ دسمبر ۱۴۲۱ھ ۱۳۲۱ء ۱۳۲۱ء ۱۳۲۱ء